پکے پکائے کھانے، سلے سلائے کپڑے اور الگ گھر

جو بوؤ گے وہی کل کاٹو گے ۔ ماضی میں جو ہمارے بزرگوں نے بویا وہی آج ہم کاٹ رہے ہیں ۔ ہمارے مدبر و مفکر نے ہمیں جس سانچے میں میڈیا کے ذریع ڈھالنا چاہا اور جتنا بیواقوف بنانا چاہا کر دیکھایا جس کی بنیادی وجہ ہماری کم علمی و باہم کی ضد تھی اور ہم آج اس کا خمیزہ بھگت رہے ہیں ۔ جس قوم میں قرآنی علم کی کمی ہو گی وہ کبھی نہ کبھی الو بن سکتی ہے ۔

بہت سی خواتین کی فرمائش پکے پکائے کھانے، سلے سلائے کپڑے اور الگ گھر کی ہوتی ہے جو کہ آج کے مہنگائ کے دور میں بہتوں کے لئے ناممکن ہو گیا ہے ۔ آج اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ۹۵ فیصد مردوں کے لئے ایسا مہیا کرنا ممکن ہی نہیں ہے ۔ اسلام دین فطرت ہے اور آج فطرت یہ بتاتی ہے کہ یہ بیشتر مردوں کے لۓ یہ ناممکن ہے ۔ قرآن اس کے برعکس میانہ روی اور میل میلاپ سے چلنے کو کہتا ہے اور بتاتا ہے کہ سچے مومن پیار سے ملجل کر رہے رہتے ہیں ۔

ایک عورت اپنا گھر چھور کر آتی ہے جسمیں ماں، باپ، بھائ اور بہن سب ملکر خوشی خوشی رہتے ہیں مگر جیونہی شادی ہوتی ہے الگ گھر کی فرمایٔش شروع کردیتی ہے ساس، سسر، نند و دیور سب کو نچانا شروع کردیتی ہے تاکہ شوہر جلد سے جلد حلال و حرام کی تمیز کۓ بغیر ڈاکہ ڈالنا پڑے تو بیشک ڈالے اور اسے الگ گھر لیکر دے اور اکثر اوقات اسکے پیچھے اسکے گھروالے اور جاہل معاشرہ بھی ساتھ ہوتا ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اسکی بھاوج تو اسکے ماں، باپ، بھائ و بہن برداشت کرکے ساتھ رہیں ورنہ بھاوج بدمعاش و بےغیرت لیکن وہی حرکت خود کریں تو میری مجبوری تھی کیونکہ ساس، سسر، دیور و نند سبھی انھیں نوچتے تھے ۔ بیشتر فلم و ڈرامے اور جاہل ملاؤں نے اس قوم کا جنازہ نکال کر رکھدیا ہے ۔

ایک عورت اپنے گھر چھورتی ہے تو ماں، باپ، بھائ و بہن کو چھورکر نۓ گھر میں اسے اسکے بدلے میں ساس، سسر، دیور و نند ملتا ہے اور شوہر تو بالکل مفت ملتا ہے جسکی کوئ قدر نہیں کیونکہ اسکے گھر والوں نے اسے یہ تعلیم ہی نہیں دی ہوتی ہے کیونکہ انھیں بھی انکے ماں و باپ نے بھی اسکی تعلیم نہیں دی ہوتی ہے ۔ آج ہم سبھوں کو قرآنی تعلیم کی اشد ضرورت ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ زندگی کا مقصد جیوں تو جیوں کیسے نوچ نوچ کے خون چوس کے بنکر رہ جاۓ پھر اللہ کی پکڑ بھی آجاۓ ۔ گھر کو میدان جنگ نہ بنیٔں بلکہ عفو و درگزر کرتے ہوۓ اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوۓ جنت بنایٔں ۔

اب زمانہ بدل چکا ہے، جو ملکر نہیں رہتے وہ صفحہ ہستی سے مٹجاتے ہیں ۔ ملکر رہنے میں بہت بچت ہو سکتی ہے اگر قرآن کی روشنی میں چلا جاۓ تو، ورنہ اخراجات آسمان پر پہنچ جاتے ہیں اور انکا دیوالیہ ہو سکتا ہے اور اللہ کی پکڑ الگ ۔ خود میں ذرا برابر بھی خدا خوفی ختم ہو چکا ہوتا ہے مگر الظام دوسروں کو لگاتے ہیں کہ انمیں خدا خوفی نہیں ۔

اکثر بہویں چاہتی ہیں کہ پہلے روز سے ہی گھر کی ملکہ بن جایں اور اس بات سے بالکل بےخبر ہوتی ہیں کہ کل کو انھوں نے بھی کسی کی ساس بننا ہوتا ہے ۔ انکے اپنے بچے بھی پھر وہی سیکھ رہے ہوتے ہیں جو اپنے والدین کو دیکھ رہے ہوتے ہیں ۔ ملکہ کی کرسی کی کھینچا تانی میں گھر کا سارا نظام درہم برہم ہوجاتا ہے اور اس کا بچوں پر برا اثر پڑتا ہے اور انکی پڑھائ کا بیڑا غرق ہوجاتا ہے ۔